https://ataunnabi.blogspot.com
http://www.alahazrat.net

زکوٰۃ کے موضوع پر لاجواب تحریر

زکوٰۃ کی اہمیت

مصدقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین صاحب

مرتبہ

محمد شعیب قادری

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی
Ph : 2439799 Web : www.ishaatisahlesunnat.net

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

انتساب

نحمدہ' و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم ط

امابعد! فقیر اس تالیف **زکوٰۃ کی اہمیت** کو پیر طریقت ولی نعمت حضرت قبلہ حافظ قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات والا صفات سے منسوب کرتا ہے جن کے روحانی فیوض ہی کی وجہ سے اس کتاب کو مرتب کر سکا ہے۔

غلام مصلح الدین

محمد شعیب قادری غفرلہٗ

تقریظ

نحمدہ' و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم ط

میں نے محبی محمد شعیب قادری کا جمع کردہ مسائل زکوٰۃ پر مشتمل یہ رسالہ دیکھا اس کے مسائل صحیح ہیں اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزا عطا فرمائے اور مسلمانوں کو عمل کی توفیق۔

اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت میں مالی و عملی تعاون کرنے والے حضرات کو دُنیا و آخرت میں جزا عطا فرمائے۔ آمین

فقیر محمد وقار الدین غفرلہٗ

مفتی دارالعلوم امجدیہ، کراچی

۳ شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.alahazrat.net

زکوٰۃ دینے کے فضائل

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

والذین ھم للزکاۃ فاعلون ط (پ:۱۸)

ترجمہ : اور فلاح پاتے جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشادِ خداوندی ہے:۔

وما اَنفقتم من شیٔ فھو یخلفہ وھو خیر الرازِقین ط (پ:۲۲۔آیت:۳۹)

ترجمہ : اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

ایک جگہ فرمانِ خداوندی ہے:۔

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیلِ اللّٰہ ثم لَا یتبعونَ مَا انفقوا منا ولَا اذًی لھم اجرھم عند ربھِم وَلا خوف علیھِم وَلَا ھُم یحزنون ط قول معروف ومغفرۃ خی من صَدَقۃ یتبعھا اذی وَاللّٰہ غنی حلیم ط (پ:۳۔سورۃ البقرۃ۔آیت نمبر:۲۶۰ تا ۲۶۳)

ترجمہ : جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُنکی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں ہر بال سے سو دانے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور بڑے علم والا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں نہ اذیت دیتے ہیں اُن کیلئے ان کا ثواب ان کے ربّ کے حضور ہے اور نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور مغفرت اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت دینا ہو اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور حلم والا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سے شر دُور فرمادیا۔

بزاز نے علقمہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اسلام میں پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

زکوٰۃ نہ دینے پر وعیدیں

زکوٰۃ اعظم فرض دین واہم ارکان سے ہے۔ ولہذا قرآن عظیم میں بتیس جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا۔ اور طرح طرح سے بندوں کو اس اہم فرض کی طرف بلایا۔ صاف فرمادیا کہ یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقٰت (سورۃ البقرۃ:۲۷۶) مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔ بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہوجاتے ہیں کہ پیڑ کی اٹھان کو روک دیتے ہیں۔ احمق نادان اسے نہ تراشے گا کہ میرے پیڑ سے اتنا کم ہوجائے گا، پر عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹنے سے یہ تونہال لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یوں ہی مرجھا کر رہ جائے گا۔ یہی حساب زکوٰۃ کے مال کا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ما خالطت الصدقۃ او مال الزکوٰۃ مالا الا افسدقہ زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ کردے گا۔ (رواہ البزاز والبیہقی عن امّ المؤمنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ما تلف مال فی بر ولا مجوالا بحبس الزکوۃ خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

تیسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، من ادی زکوٰۃ مالہ فقد اذھب اللہ شرہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دُور فرمادیا۔ (اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم فی المستدرک عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

چوتھی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، حصنوا اموالکم بالزکوٰۃ وداد و امراضکم بالصدقۃ اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔ (رواہ بوداؤد فی مراسلیہ عن الحسن والطبرانی والبیہقی وغیرھما عن جماعتہ من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار وقت قرض دام سے حاصل کرتا اور اسے زمیں میں ڈالتا ہے۔ اس وقت تو وہ اسے خاک میں ملا دیتا ہے مگر اُمید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہوجائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل و علا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوٰۃ کا بیج نہیں ڈالتا۔ وہ فرماتا ہے، زکوٰۃ دو تمہارا مال بڑھے گا۔ اگر دل میں اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کافر ہے ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین ودنیا کی ایک بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہانوں کا نقصان مول لیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

احادیثِ مبارکہ

۱......رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ان تمام اسلامکم ان تؤدو ازکوٰۃ اموالکم تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (رواہ البزار عن عقلمۃ)

۲......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، من کان یومن باللہ رسولہ فلیؤد زکوٰۃ مالہ جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان لاتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۳......حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جس کے پاس سونا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس سونا چاندی کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپائیں گے۔ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔

٤......جو لوگ جوڑتے ہیں سونا چاندی اور اسے خدا کی راہ میں نہیں اٹھاتے یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں بشارت دے دُکھ کی مار کی جس دن تپایا جائے گا وہ سونا چاندی جہنم کی آگ سے پس داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔ پھر اس داغ دینے کو بھی نہ سمجھے کہ کوئی چرکا لگا دیا جائے گا پیشانی و پشت و پہلو کی چربی نکل کر بس ہو گی بلکہ اس کا وبال بھی حدیث سے سن لیجئے۔

۵......سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ان کے پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ (اخرجہ الشیخان عن الاحنف بن قیس) اور فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے (رواہ مسلم) اور اس کے ساتھ اور بھی ایک کیفیت سن لیجئے۔

٦......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ،کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

اے عزیز کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی آسان جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ! دیکھ پھر کہاں یہ گرمی کہاں وہ قہر آگ...... کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال...... کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت...... کہاں یہ ہلکا سا چکسا کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب...... اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

۷...... مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روزِ قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہوکر پڑے گا پھر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق کی تھی کہ ربّ عزّ وجل فرماتا ہے، سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامة جس چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے دن۔

۸...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ اژدھا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا۔ یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں بچاؤ نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔ (رواہ مسلم ۔ عن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه)

۹...... سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب وہ اژدھا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے؟ کہے گا میں تیرا وہ بے زکوٰۃ مال ہوں جو تو چھوڑ کر مرا تھا جب یہ دیکھے گا وہ پیچھا کئے ہی جا رہا ہے۔ ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ چبائے گا پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ (اخرجه البزاز والطبرانی و ابن خزیمة و حبان عن ثوبان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه)

۱۰...... سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، وہ اژدھا اس کا منہ اپنے منہ میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ (رواہ البخاری والنسائی عن ابو ھریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه)

۱۱...... سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیا کے ہاتھوں۔ سن لو ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لیگا اور انہیں دردناک عذاب دیگا۔ (رواہ الطبرانی عن امیر المؤمنین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه)

۱۲...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے...... زبانِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

۱۳...... مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے پر اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔ (رواہ الاصبھانی)

۱٤...... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے اے ربّ ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تُو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزّ وجل فرمائے گا کہ مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دُور رکھوں گا۔ (رواہ الطبرانی و ابو الشیخ عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

۱۵ ...... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کے گرم پتھر اور تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بدبو والی گھانس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا، اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ (رواہ البزاز عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۶ ...... دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عرض کی نہ فرمایا تو زکوٰۃ دو۔

۱۷ ...... ایک بی بی چاندی کے چھلّے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ انہوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہی تجھے جہنم میں لے جانے کو بہت ہیں۔ (رواہ ابو داؤد الدار قطنی عن امّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۱۸ ...... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ (رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۹ ...... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، دوزخ میں جائے گا وہ تونگر جو اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا۔

غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آسکے نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی اُمید رکھنی چاہئے کہ ضعیف انسان کی کیا جان اگر پہاڑوں پر ڈالا جائے تو سرمہ ہو کر خاک میں مل جائیں۔ پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صَرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض، اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

مسائل فقیہہ

زکوۃ شریعت میں اللہ تعالیٰ کیلئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک قرار دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام۔

مسئلہ...... زکوۃ فرض ہے۔ اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار مردود الشہادۃ ہے۔

شرائط

زکوۃ واجب ہونے کیلئے چند شرطیں ہیں:۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (٤) آزاد ہونا (٥) مالک نصاب ہونا (٦) پورے طور پر مالک ہونا (۷) نصاب قرض سے فارغ ہونا (۸) نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا (۹) مال کا نامی ہونا (۱۰) سال گزرنا۔

مسلمان ہونا

کافر پر زکوۃ واجب نہیں اگر کوئی کافر مسلمان ہوا تو اسے یہ حکم نہ دیا جائے گا کہ کفر کے زمانے کی زکوۃ ادا کرے۔

بالغ ہونا

نابالغ پر زکوۃ واجب نہیں۔

عاقل ہونا

مجنون پر زکوۃ واجب نہیں جب کہ جنون پورے سال کو گھیر لے اور اگر سال کے اوّل وآخر میں اچھا ہوجاتا ہے چاہے بیچ سال میں اچھا نہ ہو تو زکوۃ واجب ہے اور جنون اگر اصلی ہو یعنی جنون ہی کی حالت میں بلوغ ہوا تو اس کا سال ہوش آنے سے شروع ہوگا۔ یونہی اگر جنون عارضی ہے مگر پورے سال کو گھیر لیا تو جب افاقہ ہوگا اس وقت سے سال کی ابتداء ہوگی۔

آزاد ہونا

غلام پر زکوۃ واجب نہیں۔

مالک نصاب ہونا

نصاب سے کم میں زکوۃ واجب نہیں یعنی جتنے مال پر شریعت نے زکوۃ مقرر کی ہے اس سے کم مال کا مالک ہے تو زکوۃ واجب نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

پورے طور پر مالک ہونا

پورے طور پر مال کا مالک ہو یعنی اس پر قبضہ بھی ہو تب زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ...... جو مال گم ہو گیا یا دریا میں گر گیا یا کسی نے غصب کر لیا اور اس کے پاس غصب کے گواہ نہیں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد نہیں رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا انجان کے پاس امانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ وہ کون ہے یا مدیون نے دَین سے انکار کر دیا اور اسکے پاس گواہ نہیں پھر یہ مال مل گیا تو جب تک نہ ملا تھا اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر ایسے پر دین ہے جو دین کا اقرار کرتا ہے مگر ادا میں دیر کرتا ہے یا نادار ہے یا قاضی کے پاس اسکے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا ہے یا وہ منکر ہے مگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو جب مال ملے گا گزرے ہوئے سالوں کی بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ شی مرہون کی زکوٰۃ نہ مُرتہن پر ہے اور نہ راہن پر اور رہن چھڑانے کے بعد بھی ان برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔

نصاب کا دَین سے فارغ ہونا

نصاب کا مالک تو ہے مگر اس پر اتنا دَین ہے کہ دین ادا کرے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں چاہے دین بندہ کا ہو (جیسے، زرِ ثمن، کسی چیز کا تاوان) چاہے خدا کا (جیسے زکوٰۃ خراج) مثلاً کوئی شخص صرف ایک نصاب کا مالک ہے اور دو سال گزر گئے کہ زکوٰۃ نہیں دی تو صرف پہلے سال کی زکوٰۃ تو اس پر دین ہے اس کے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا لہٰذا دوسرے سال کی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔

مسئلہ...... جو دَین معیادی ہو وہ زکوٰۃ سے نہیں روکتا چونکہ عادتاً دین مہر کا مطالبہ ہوتا لہٰذا اگر چہ شوہر کے ذِمہ کتنا ہی دین مہر ہو جب وہ مالک نصاب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

نصاب کا حاجتِ اصلیہ سے فارِغ ہونا

جو مال حاجت اصلیہ کے علاوہ ہو اس میں زکوٰۃ واجب ہے جب کہ وہ نصاب کے برابر ہو۔

حاجت اصلیہ...... یعنی زندگی بسر کرنے میں جس چیز کی ضرورت ہو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ جیسے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری کے جانور، آلات، پیشہ وروں کے اوزار، اہل علم کیلئے حاجت کی کتابیں، کھانے کیلئے غلّہ۔

مال کا نامی ہونا

مال کا نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً یعنی اگر بڑھانا چاہے تو بڑھائے یعنی اس کے پاس یا اس کے نائب کے قبضے میں ہو۔ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں وہ اسلئے پیدا ہی کیا گیا ہو اسے خلقی کہتے ہیں جیسے سونا چاندی کہ یہ اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں یا اس لئے مخلوق تو نہیں مگر اس سے یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اسے فعلی کہتے ہیں۔ سونے چاندی کے علاوہ سب چیزیں فعلی ہیں یا تجارت سے سب میں نمو ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

سال گزرنا۔

سال سے مراد قمری سال ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہوگئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی یعنی زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے: (۱) ثمن یعنی سونا چاندی (۲) مال تجارت (۳) سائمہ یعنی چرائی پر چھوڑے جانور۔

سونے چاندی میں مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے جب کہ بقدر نصاب ہوں اگرچہ دفن کر کے رکھے ہوں یا استعمال میں ہوں تجارت کرے یا نہ کرے اور ان کے علاوہ باقی چیزوں پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہے کہ تجارت کی نیت ہو یا چرائی پر چھوڑے جانور۔

مسئلہ...... موتی اور جواہرات پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں۔ ہاں اگر تجارت کی نیت سے لئے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ...... جو شخص نصاب کا مالک ہے اگر درمیان سال میں کچھ اور مال بڑھا تو اس بڑھے مال کا سال الگ نہیں بلکہ پہلے مال کا ختم سال اس کیلئے بھی ختم سال ہے۔ اگرچہ سال پورا ہونے سے ایک ہی منٹ پہلے حاصل ہوا۔

مسئلہ...... زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کیلئے مال الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کا ہونا ضروری ہے۔ نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔

مسئلہ...... سال بھر تک خیرات کرتا رہا اس کے بعد نیت کی کہ جو کچھ دیا ہے وہ زکوٰۃ ہے، اس طرح زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔

مسئلہ...... زکوٰۃ کا مال ہاتھ پر رکھا تھا کہ فقیروں نے لوٹ لیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اگر ہاتھ سے گر گیا اور فقیروں نے اٹھالیا اگر یہ اسے پہچانتا ہے اور راضی ہوگیا اور مال برباد نہ ہوا تو ادا ہوگئی۔

مسئلہ...... زکوٰۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین (کفن دفن) یا مسجد کی تعمیر میں نہیں لگا سکتا کہ اس میں فقیر کو مالک کر دینا نہیں پایا گیا اگر ان چیزوں میں خرچ کرنا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں یہ فقیر خرچ کرے ثواب دونوں کو ہوگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کو اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

مسئلہ...... زکوٰۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیروں کو زکوٰۃ کہہ کر دے بلکہ صرف زکوٰۃ کی نیت کافی ہے یہاں تک کہ اگر کوئی اور لفظ جیسے ہدیہ نذر یا بچوں کیلئے مٹھائی کھانے کو، تمہیں عید کرنے کو، کہہ کر دیا اور خود نیت زکوٰۃ کی رکھی تو بھی ادا ہو جائیگی۔ بعض محتاج ضرورت مند زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لیتے انہیں زکوٰۃ دینے میں زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

مسئلہ...... ایک ہزار کا مالک ہے اور دو ہزار کی زکوۃ دی اور نیت یہ ہے کہ سال تمام تک اگر ایک ہزار اور ہو گئے تو یہ اس کی ہے ورنہ آئندہ سال میں محسوب ہوگی تو یہ جائز ہے۔

مسئلہ...... اگر شک ہے کہ زکوۃ دی یا نہیں تو اب دے۔

مسئلہ...... زکوۃ دینے کیلئے وکیل بنایا اور وکیل کو بہ نیت زکوۃ مال دیا مگر وکیل نے فقیر کو دیتے وقت نیت نہیں کی ادا ہوگئی یونہی زکوۃ کا مال ذمّی کو دیا کہ وہ فقیر کو دے دے اور ذمی کو دیتے وقت نیت کر لی تھی تو یہ نیت کافی ہے۔

مسئلہ...... وکیل کو اختیار ہے کہ مال زکوۃ اپنے لڑکے یا بی بی کو دے دے جب کہ یہ فقیر ہوں اور لڑکا اگر نابالغ ہے تو اسے دینے کیلئے خود اس وکیل کا فقیر ہونا بھی ضروری ہے۔ مگر اپنی بی بی یا اولاد کو اس وقت دے سکتا ہے جب مؤکل نے ان کے سوا کسی خاص شخص کو دینے کیلئے نہ کہہ دیا ہو، ورنہ انہیں نہیں دے سکتا۔

مسئلہ...... وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ خود لے لے، ہاں اگر زکوۃ دینے والے نے یہ کہہ دیا ہو کہ جس جگہ چاہو صَرف کرو تو لے سکتا ہے۔

مسئلہ...... زکوۃ کے وکیل کو یہ اختیار ہے کہ بغیر اجازت مالک دوسرے کو وکیل بنا دے۔

مسئلہ...... مباح کر دینے سے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ مثلاً فقیر کو زکوۃ کی نیت سے کھانا کھلا دیا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ اس لئے کہ یہ مالک کر دینا نہ ہوا۔ ہاں اگر کھانا دے دے کہ کھالے یا لے جائے تو ادا ہوگئی۔ یونہی زکوۃ کی نیت سے کپڑا دے دیا تو ادا ہوگئی۔

مسئلہ...... مالک کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے کو زکوۃ دے جو قبضہ کرنا جانتا ہو یعنی ایسا نہ ہو جو پھینک دے یا دھوکا کھائے ورنہ ادا نہ ہوگی جیسے چھوٹے بچے یا پاگل کو زکوۃ دینے سے ادا نہ ہوگی جس بچے کو اتنی عقل نہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا باپ جو فقیر ہو وہ قبضہ کرلے یا اس بچے کا وصی یا وہ کہ یہ بچہ جس کی نگرانی میں ہے وہ قبضہ کرلے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

سونے چاندی یا مالِ تجارت کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ...... سونے کا نصاب بیس مثقال ہے یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کا دو سو دِرہم یعنی ساڑھے باون تولے۔

مسئلہ...... سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو جس کی قیمت سونے چاندی کی نصاب پہنچے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے یعنی قیمت کا چالیسواں حصّہ اور اگر اسباب کی قیمت تو نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس ان کے علاوہ سونا چاندی بھی ہے تو ان کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملا کر مجموعہ کریں اگر مجموعہ نصاب کو پہنچا زکوٰۃ واجب ہے۔ اسباب تجارت کی قیمت سونے کی نصاب کی قیمت سے لگائیں تو نصاب نہیں بنتی اور چاندی کی نصاب کی قیمت سے بنائیں تو بن جاتی ہے تو اس سے لگائی جائے جس سے نصاب پوری ہو۔ جیسے آج کل کے ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت میں چاندی کی کئی نصابیں ہوں گی۔ لہٰذا مالِ تجارت کو چاندی کی نصاب کی قیمت سے لگائیں گے۔

مسئلہ...... سونا بھی ہے اور چاندی بھی اور دونوں میں سے کوئی بھی نصاب کے برابر نہیں تو سونے کی قیمت کی چاندی چاندی میں ملائیں تو نصاب ہو جاتی ہے اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں تو نصاب نہیں ہوتی تو واجب ہے کہ جس میں نصاب پوری ہو وہ کریں۔

مسئلہ...... زکوٰۃ ہر نصاب و خُمس نصاب پر چالیسواں حصّہ ہے اور مذہب صاحبین پر نہایت آسان اور فقراء کیلئے نافع یہ ہے کہ فی صدی ڈھائی روپے سونے اور چاندی کے نصاب سے اگر کچھ زیادہ ہو تو اس کا فائدہ یہ ہے کہ نصاب کا پانچواں حصہ سے کم زیادتی ہو تو اس زیادتی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور جب پانچواں حصہ زیادہ ہوگا تو اس میں زکوٰۃ ہوگی مثلاً جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا ہے تو اس پر دو ماشے تین رتی سونا زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔ اس کے بعد ساڑھے سات (7 1/2) تولے کا پانچواں حصہ (1 1/2) تولہ زیادہ ہو یعنی نو تولے سونا ہو جائے تو زکوٰۃ بڑھے گی۔ اور نو تولے سے کم یعنی (8 3/4) تولے میں بھی وہی زکوٰۃ ہوگی جو ساڑھے سات تولے میں تھی۔ اس طرح نو تولے کی زکوٰۃ (10 1/2) تولے سے کم تک رہے گی۔ جب (10 1/2) تولے ہو جائے گا تو زکوٰۃ بڑھے گی۔ اسی طرح چاندی کے نصاب میں ساڑھے باون (52 1/2) تولے کی زکوٰۃ تریسٹھ (63) تولے سے کم تک رہے گی جب تریسٹھ تولے چاندی ہو جائے گی تو زکوٰۃ بڑھے گی۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ...... نوٹ کی بھی زکوٰۃ واجب ہے جب تک ان کا رواج اور چلن ہو کہ یہ بھی ثمن اصطلاحی ہیں اور پیسوں کے حکم میں ہیں یعنی ساڑھے باون (52 1/2) تولہ چاندی یا ساڑھے سات (7 1/2) تولہ سونے کی قیمت کے نوٹ پر زکوٰۃ واجب ہے اور اس کے آگے سونے چاندی کے حساب کے قاعدہ سے۔

مسئلہ...... مالِ تجارت میں سال گزرنے پر جو قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہے مگر شرط یہ ہے کہ شروع سال میں اس کی قیمت دو سو دِرہم سے کم نہ ہو۔

مسئلہ...... جو سامان کرایہ پر دینے کیلئے خریدا گیا اس کو بیچنا مقصود نہ ہو بلکہ اس کے ذریعہ سے آمدنی کرنا مقصود ہے اس کی قیمت پر بھی زکوٰۃ نہیں مثلاً کاریگروں کی مشین، کرایہ پر چلانے والوں کی بس ٹیکسی وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

سائمہ کی زکوٰۃ کا بیان

تین قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے جب کہ سائمہ ہوں۔اونٹ ،بکری ،گائے۔سائمہ وہ جانور ہے جو سال کے زِیادہ تر حصّے چرکر گزر کرتا ہو اور اس سے مقصود صِرف دُودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہے۔

اونٹ کی زکوٰۃ

مسئلہ...... پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور جب پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں مگر پچیس سے کم تو پانچ میں ایک بکری واجب ہے یعنی پانچ ہوں تو ایک بکری، دس ہوں تو دو بکری......وعلیٰ ہذا القیاس

مسئلہ......زکوٰۃ میں جو بکری دی جائے وہ سال سے کم کی نہ ہو۔بکری یا بکرا جو چاہیں۔

مسئلہ......دو نصابوں کے درمیان جو ہوں وہ عفو ہیں یعنی ان کی کچھ زکوٰۃ نہیں۔مثلاً سات آٹھ ہوں جب بھی وہی ایک بکری۔

مسئلہ......پچیس (25) اونٹ ہوں تو ایک بنت مخاض دیں (یعنی ایک سال سے کچھ زائد عمر کی اونٹنی) پینتیس (35) تک یہی حکم ہے یعنی وہی ایک بنت مخاض دیں، چھتیس (36) سے پینتالیس (45) تک میں ایک بنت لبون (یعنی دو سال سے کچھ اوپر کی اونٹنی)، چھیالیس (46) سے ساٹھ (60) تک میں ایک حقہ (یعنی تین سال سے کچھ اوپر کی اونٹنی)، اکسٹھ (61) سے پچھتر (75) تک ایک جذعہ (یعنی چار سال سے کچھ اوپر کی اونٹنی)، چھہتر (76) سے نوّے (90) تک دو بنت لبون۔اکیانوے (91) سے ایک سو بیس تک میں دو حقہ اسکے بعد ایک سو پینتالیس تک دو حقہ اور ہر پانچ میں ایک بکری مثلاً ایک سو پچیس میں دو حقہ ایک بکری اور ایک سو تیس میں دو حقہ دو بکریاں......وعلیٰ ہذا القیاس۔پھر ایک سو چھیانوے سے دو سو تک چار حقہ اور یہ بھی اختیار ہے کہ پانچ بنت لبون دے دیں۔پھر دو سو کے بعد وہی طریقہ برتیں جو ایک سو پچاس کے بعد ہے۔یعنی ہر پانچ پر ایک بکری پچیس میں بنت مخاض چھتیس میں بنت لبون پھر دو سو چھیالیس سے دو سو پچاس تک پانچ حقہ......وعلیٰ ہذا القیاس۔

مسئلہ......اونٹ کی زکوٰۃ میں جو اونٹ کا بچہ دیا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ مادہ ہو، نر دیں تو مادہ کی قیمت کا ہو، ورنہ نہیں لیا جائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.alahazrat.net

گائے بھینس کی زکوۃ

مسئلہ...... تیس سے کم گائیں ہوں تو زکوۃ واجب نہیں، تیس پوری ہوں تو ان کی زکوۃ میں ایک تبیع (یعنی سال بھر کا بچھڑا) یا تبیعہ (یعنی سال بھر کی بچھیا) ہے اور چالیس ہو تو ایک مُسن (یعنی دو سال کا بچھڑا) مُسنہ (دو سال کی بچھیا) اُنسٹھ تک میں حکم ہے۔ پھر ساٹھ میں دو تبیع یا تبیعہ پھر ہر تیس میں ایک تبیع یا تبیعہ اور چالیس میں ایک مُسن اور اَسّی میں دو مُسن ...... وعلیٰ ہذا القیاس۔

مسئلہ...... گائے بھینس کا ایک حکم ہے اور اگر دونوں ہوں تو ملالیں جیسے بیس گائیں اور دس بھینس تو زکوۃ واجب ہوگئی۔ اور زکوۃ میں اس کا بچہ لیا جائے گا جو زیادہ ہو یعنی گائے زیادہ ہو تو گائے کا بچہ اور بھینس زیادہ ہو تو بھینس کا بچہ اور کوئی زیادہ نہ ہو تو زکوۃ میں وہ بچہ لیں جو متوسط درجہ کا ہو۔

بھیڑ بکری کی زکوۃ

مسئلہ...... چالیس سے کم بھیڑ بکریاں ہوں تو زکوۃ واجب نہیں اور چالیس ہوں تو ایک بکری اور یہی حکم ایک سو بیس تک ہے یعنی ان میں بھی وہی ایک بکری ہے اور ایک سو اکیس میں دو بکریاں اور دو سو ایک میں تین بکریاں اور چار سو میں چار بکریاں پھر ہر سو پر ایک بکری اور جو دو نصابوں کے بیچ میں ہے اس کی زکوۃ معاف ہے۔

مسئلہ...... زکوۃ میں اختیار ہے کہ بکرے دیں یا بکرا جو کچھ بھی ہو یہ ضرور ہے کہ سال بھر سے کم کا نہ ہو۔ اگر کم کا ہو تو قیمت کے حساب سے دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ...... بھیڑ، دُنبہ بکری میں داخل ہے کہ ایک قسم سے نصاب پوری نہ ہو تو دوسری قسم کو ملا کر لیں اور زکوۃ میں بھیڑ دُنبہ بھی دے سکتے ہیں مگر سال بھر سے کم کے نہ ہوں۔

مسئلہ...... اگر کسی کے پاس اونٹ، گائے، بکریاں سب ہیں مگر نصاب کسی کا پورا نہیں تو نصاب پوری کرنے کیلئے ملائے نہ جائینگے اور زکوۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ...... گھوڑے، گدھے، خچر اگرچہ چرائی پر ہوں ان کی زکوۃ نہیں۔ ہاں اگر تجارت کیلئے ہوں تو ان کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ زکوۃ میں دیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.alahazrat.net

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے

مسئلہ......زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں:۔

(۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل (۴) رقاب (۵) غارم (٦) فی سبیل اللہ (۷) ابن السبیل۔

مسئلہ......فقیر وہ آدمی ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو (جیسے رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، خدمت کی لونڈی، غلام، پیشے کے اوزار وغیرہ) جو ضرورت کی چیزیں ہیں چاہے کتنی ہی قیمتی ہوں یا اتنے کا قرض دار ہو کہ قرض نکالنے کے بعد جو بچے وہ نصاب کے برابر نہ ہو تو فقیر ہے۔ اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔

مسئلہ......مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اسکا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

مسئلہ......عامل وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ و عشر وصول کرنے کیلئے مقرر کیا ہو اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اس کو اور اس کے مددگاروں کو متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ ہو جائے کہ جو وصول کر کے لایا اس کے آدھے سے زیادہ ہو۔

مسئلہ......رقاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مال زکوٰۃ سے بدل کتابت دے کر اپنی گردن چھڑائے۔

مسئلہ......غارم سے مراد مدیون ہے یعنی اس پر اتنا دین ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔

مسئلہ......فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اس کی کئی صورتیں ہیں جیسے کوئی جہاد میں جانا چاہتا ہے اور سامان اسکے پاس نہیں زکوٰۃ کا مال دے سکتے ہیں اگرچہ وہ کما سکتا ہو، یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں مگر اسے حج کیلئے سوال کرنا جائز نہیں، یا طالب علم جو علم دین پڑھتا ہے اسے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ یہ طالب علم سوال کر کے بھی مال زکوٰۃ لے سکتا ہے جب اس نے اپنے آپ کو اسی کام کیلئے فارغ کر رکھا ہو، اگرچہ کما سکتا ہو یونہی ہر نیک کام کیلئے زکوٰۃ خرچ کرنا فی سبیل اللہ ہے جبکہ بطور تملیک ہو بغیر تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ......بہت سے لوگ زکوٰۃ کا مال اسلامی مدرسوں میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہئے کہ متولی مدرسہ کو بتا دیں کہ یہ زکوٰۃ ہے تاکہ متولی اس کو الگ رکھے اور دوسرے مال میں نہ ملائے اور غریب طلباء پر خرچ کرے۔ کسی کام کی اُجرت میں نہ دے ورنہ زکواۃ نہ ہوگی۔

مسئلہ......ابن السبیل یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ گھر پر مال موجود ہو مگر اتنا ہی لے جس سے ضرورت پوری ہو جائے، زیادہ کی ضرورت نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.alahazrat.net

مسئلہ...... زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جسے دیں اسے مالک بنادیں اباحت کافی نہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ کا مال مسجد میں لگانا، یا اس سے میت کو کفن دینا یا میت کا دَین ادا کرنا، یا غلام آزاد کرنا، پُل یا سڑک بنوادینا، نہر یا کنواں کھدوا دینا ان چیزوں میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کردینا کافی نہیں اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ جب تک کسی فقیر کو مالک نہ بنادیں۔ البتہ فقیر زکوٰۃ کے مال کا مالک ہوجانے کے بعد خود اپنی طرف سے ان کاموں میں خرچ کرے تو کرسکتا ہے۔

مسئلہ...... اپنی یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ جن کی اولاد میں یہ ہے اور اپنی اولاد (یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی وغیرہم) کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ یونہی صدقۂ فطر و نذر شرعی و کفّارہ بھی نہیں دے سکتا ہے۔ رہا صدقۂ نفل تو وہ دے سکتا ہے بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ...... بہو، داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو زکوٰۃ دے سکتا ہے اور رشتہ داروں میں جس کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ جب کہ نفقہ میں محسوب نہ کرے۔

مسئلہ...... بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ البتہ طلاق دینے کے بعد جبکہ عدّت پوری ہوچکی ہو تو عدت ختم ہونے کے بعد دے سکتا ہے۔

مسئلہ...... غنی کی بی بی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب کہ نصاب کی مالک نہ ہو۔ یونہی غنی کے باپ کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب کہ فقیر ہو۔

مسئلہ...... غنی مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور غنی کی بالغ اولاد کو دے سکتے ہیں جبکہ یہ فقیر ہوں۔

مسئلہ...... جو شخص حاجتِ اصلیہ کے علاوہ نصاب کا مالک ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں یعنی حاجتِ اصلیہ کے سامان کے علاوہ اتنا مال ہو کہ اس کی قیمت دوسو دِرہم ہوجائے خود اس مال پر زکوٰۃ واجب نہ ہو مثلاً چھ تولہ سونا جب دوسو دِرہم کی قیمت کا ہو تو جسکے پاس یہ ہے کہ اگرچہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے مگر اس شخص کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے یا مثلاً جس کے پاس بیس گائے ہیں جن کی قیمت دوسو دِرہم ہے تو اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اگرچہ بیس گایوں پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ...... مکان، سامان خانہ داری، پہننے کے کپڑے، خادم، سواری کا جانور، ہتھیار، اہل علم کیلئے کتابیں جو اس کے کام میں ہوں یہ سب حاجتِ اصلیہ میں سے ہیں۔

مسئلہ...... صحیح تندرست کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگرچہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔ مگر سوال کرنا اسے جائز نہیں۔

مسئلہ...... موتی ہیرا وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کیلئے نہ ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکوٰۃ لے نہیں سکتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.alahazrat.net

مسئلہ...... بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ بنی ہاشم سے یہاں مراد حضرت علی و حضرت جعفر و عقیل و حضرت عباس و حارث ابن مطلب (رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین) کی اولاد ہیں۔

مسئلہ...... ہاں ہاشمی بلکہ سیّدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو ہاشمی نہیں اس لئے کہ شرع میں نسب باپ سے ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب کہ نہ دینے کی کوئی اور وجہ نہ ہو۔

مسئلہ......صدقۂ نفل اور وقف کی آمدنی بنی ہاشم کو دے سکتے ہیں۔

مسئلہ......جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوا عامل کے کہ اس کیلئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگرچہ غنی ہو حالتِ سفر میں جب کہ مال نہ ہو تو وہ بھی فقیر کے حکم میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ......جس نے تحرّی کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اسکو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور زکوٰۃ دے دی بعض میں معلوم ہوا کہ وہ مصرف زکوٰۃ ہے یا کچھ حال نہ کھلا تو ادا ہو گئی۔

مسئلہ......اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اسے دے سکتے ہیں یا نہیں اور بعد میں معلوم ہوا کہ اسے نہیں دے سکتے تھے تو ادا نہ ہوئی ورنہ ہو گئی۔

مسئلہ......زکوٰۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں بہنوں کو دے، پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو، پھر ماموں کو، پھر خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے گاؤں یا شہر کے رہنے والوں کو۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالٰی اس شخص کے صدقے کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے۔

مسئلہ...... بدمذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور اسی طرح ان مرتدین کو بھی دینے سے ادا نہ ہوگی جو زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خدا اور رسول کی شان گھٹاتے یا کسی اور دینی امر کا انکار کرتے ہیں۔

مسئلہ......جس کے پاس آج کے کھانے کو ہے یا تندرست ہے کما سکتا ہے اسے کھانے کیلئے سوال حلال نہیں اور بے مانگے کوئی خود دے دے تو لینا جائز ہے اور کھانے کو اس کے پاس ہے مگر کپڑا نہیں تو کپڑے کیلئے سوال کر سکتا ہے۔ یونہی اگر جہاد یا طالبِ علمِ دین میں لگا ہے تو اگرچہ تندرست اور کمانے کے لائق ہو اسے سوال کی اجازت ہے۔

مسئلہ...... بھیک مانگنا بہت ذلّت کی بات ہے، بغیر ضرورت سوال نہ کرے۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ بے ضرورت سوال کرنا حرام ہے کہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالٰی اسے بچائے گا اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ تعالٰی اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالٰی اسے صبر دے گا اور فرمایا جو بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا اللہ تعالٰی اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا اور فرمایا جو سوال کرے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ جو اسے بے پرواہ کرے تو وہ آگ کی زیادت چاہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کتنا ہے جس کے ہوتے سوال جائز نہیں؟ فرمایا، صبح و شام کا کھانا۔ (ابوداؤد، ابن حبان وابن خزیمہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

صَدقۂ فِطر کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے بیچ میں لٹکا رہتا ہے جب تک صَدَقۂ فطرادا نہ کرے۔

مسئلہ...... صدقۂ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہو گا نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب ادا ادا ہی ہے۔ اگرچہ سنّت عید کے کی نماز سے پہلے ادا کرنا ہے۔

مسئلہ...... عید کے دِن صبح صادِق شروع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا یا فقیر ہو گیا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہ ہوا۔

مسئلہ...... صبح صادق شروع ہونے کے بعد جو بچہ پیدا ہوا، یا جو کافر مسلمان ہوا، یا جو فقیر غنی ہوا، اس پر صدقۂ فطر واجب نہ ہوا۔

مسئلہ...... صبح صادق شروع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہو گیا یا بچہ پیدا ہوا، یا جو فقیر تھا وہ غنی ہو گیا تو صدقۂ فطر واجب ہے۔

مسئلہ...... صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر (جس کی نصاب حاجتِ اصلیہ کے علاوہ ہو) واجب ہے۔ اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے شرط نہیں اور مال پر سال گزرنا بھی شرط نہیں۔

مسئلہ...... مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے صدقۂ فطر واجب ہے۔ جب کہ بچہ خود مالک نہ ہو اور اگر بچہ نصاب کا مالک ہو تو اس کا صدقۂ فطر اسی کے مال سے دیا جائے اور مجنون اولاد اگرچہ بالغ ہو جب کہ غنی نہ ہو تو اس کا صدقۂ فطر اس کے باپ پر واجب ہے اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے دیا جائے۔

مسئلہ...... صدقۂ فطر واجب ہونے کیلئے روزہ رکھنا شرط نہیں اگر کسی عذر، سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔

مسئلہ...... باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔

مسئلہ...... اپنی بیوی اور عاقل بالغ اولاد کا صدقۂ فطر اس کے ذِمہ نہیں۔ اگرچہ اپاہج ہوں۔ اگرچہ ان کا نفقہ اس کے ذِمہ ہو۔

صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا یا ستّو آدھا صاع۔ کھجور یا منقہ یا جَو یا اس کا آٹا یا ستّو ایک صاع۔

مسئلہ...... گیہوں اور جَو دینے سے ان کا آٹا دینا افضل ہے اور اس سے افضل یہ ہے کہ قیمت دے، یا جَو کی یا کھجور کی گرانی میں خود ان چیزوں کا دینا قیمت دینے سے افضل ہے اور اگر خراب گیہوں یا جَو کی قیمت دی تو اچھے کی قیمت سے جو کمی پڑے وہ پوری کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

صاع کا وزن

اعلیٰ درجے کی تحقیق اور اِحتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن چاندی کے پرانے روپے سے تین سو اِکیاون (351) روپے بھر اور آدھا صاع کا وزن ایک سو پچھتر (175) روپے اٹھنی بھر اوپر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

اور نئے وزن سے ایک صاع کا وزن چار کلو اور تقریباً چورانوے گرام ہوتا ہے اور آدھا صاع کا وزن دو کلو اور تقریباً سینتالیس گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ...... صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں سوا عامل کے کہ اس کیلئے زکوٰۃ ہے فطرہ نہیں۔

ختم شد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

http://www.alahazrat.net

پیغامِ اعلیٰ حضرت

﴿ امام اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ﴾

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو، بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دُور بھاگو...... دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ربّ العزت جل جلالہ کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف، ص۱۳ از مولانا حسنین رضا)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari